"الرشید" کا نعت نمبر کہاں کہاں سے نعت گوؤں کے گلہائے عقیدت و محبت کو ڈھونڈ کر اور پھر انھیں گلدستے کی شکل میں سجا سنوار کر لایا ہے۔ اس کے لیے ساری قوم کو جناب عبد الرشید ارشد صاحب کا' اور ان کی مجلس ادارت اور مجلس مشاورت کا ممنون ہونا چاہیے۔

مشورہ یہ ہے کہ آئندہ کسی اشاعت میں شعرا کی فہرستیں دونوں حصوں کے آغاز میں (اور نام' ابجدی ترتیب سے درج ہوں) دی جائیں' نیز نعت کی اصل روح' اس کے مختلف ادوار اور فنی محاسن' خصوصاً نعت میں خیالات اور مواد اور کسی قدر ہیئت کے لحاظ سے جو تبدیلیاں آتی رہی ہیں' ان کو واضح کیا جانا چاہیے تھا۔ علی الخصوص مختلف تاریخی حادثات یا مسائل کی عکاسی نعت میں جس طرح سے کی جاتی رہی ہے' مثلاً بغداد کی تباہی سے متعلق شیخ سعدیؒ کا مرثیہ "آسماں را حق بود گر خوں بہ بارد بر زمیں" بلکہ زیادہ اہم وہ نعتیہ شعر ہے اور نظم' جس کا ایک مصرع کچھ یوں ہے: "اے کہ بہ سرا پردۂ یثرب بخواب" ' اقبال کا طرابلس کے حوادث پر کہنا کہ: "طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں" اور پھر اپنے قلب کے آبگینے میں اسے حضورؐ کی خدمت میں پیش کرنا۔ حالی کی "خاصۂ خاصانِ رسل..." میرے قلم سے عدنان مندریس (ترکی) کی پھانسی کے واقعے پر فریاد کے انداز میں لکھی ہوئی ایک نعتیہ نظم میں: "حضورؐ! آپ کے منبر سے موج خوں گزری" اور آخر میں ایک شعر: "اب ان درندوں سے ممکن نجات ہے کہ نہیں؟ حضورؐ کوئی امید حیات ہے کہ نہیں؟" یا جہاد ستمبر ۱۹۶۵ء کے سلسلے میں نعت کا ایک شعر: "ہم گنہ گار شیدائیوں کی طرف ایک نظر سرورِ دوجہاں دیکھیے: مشکلیں دیکھیے' آفتیں دیکھیے' ابتلا دیکھیے' امتحاں دیکھیے۔" (اپنے اشعار شامل کرنے پر معذرت)۔

ایسی چیزیں اس مجموعہ نعت (خاص نمبر) میں موجود ہیں' مگر کسی مضمون یا مقالے کے ذریعے ایسے اور بعض دوسرے قابلِ بحث پہلوؤں کو نمایاں نہیں کیا گیا۔ میں تو ایسے قیمتی سرمایۂ نعت کو دیکھ کر دل میں سوچتا ہوں: "کہ ماشایانِ شان تونہ بودیم۔" ہمارے غیر مسلم بھائیوں اور مسلم خواتین کی نعتیں بھی پیش کی گئی ہیں۔

خدا تعالیٰ اس نتیجۂ محنت و صرفِ زر کو قبول فرما کر لائبریریوں' اساتذہ' اہل سیاست اور نوجوان طلبہ و طالبات' نیز مصنفین و شعرا کے حلقوں میں مقبول بنائے۔ (نعیم صدیقی)

نقوشِ حقانی: از حافظ محمد ابراہیم فانی۔ ناشر: دارالعلوم حقانیہ' اکوڑہ خٹک' نوشہرہ۔ صفحات ۱۸۳' قیمت درج نہیں۔